درس تفسیر

ترجمہ	:	آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم
خلاصہ تفسیر	:	بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر	:	معارف القرآن از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر میں اردو ترجمہ	:	شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بفیضِ	:	محبوب العلماء و صلحاء حضرت شیخ مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم
مدرس	:	حضرت شیخ مولانا سید کاشف کریم نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

حنانہ
Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

www.rememberallah.org

حنّانه

Hannanah Center

An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

Deen Essentials for Men

درسِ تفسیر

سُورَةُ المَائِدَةِ

از معارف القرآن

Time: Monday
KSA: 8:00-8:45pm
Pak: 10:00-10:45pm
India: 10:30-11:15pm

+966 56 233 3573
https://www.rememberallah.org
https://mixlr.com/rememberallah

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ   آیت نمبر 20-26

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿21﴾

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿22﴾

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿23﴾

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿24﴾

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَ اَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿25﴾

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿26ع المائدة 5﴾

صدق الله العظيم وصدق رسوله الكريم

سبحان ربك رب العزة عما يصفون . وسلام على المرسلين . والحمد لله رب العالمين

اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارك وسلم

اللهم أَرِنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وأَرِنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه

ربنا زدنا علما

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمۡ مُّلُوۡكًا ‌ۖ وَّ اٰتٰٮكُمۡ مَّا لَمۡ يُؤۡتِ
اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ

وَاِذۡ : اور جب قَالَ : کہا مُوۡسٰى : موسیٰ لِقَوۡمِهٖ : اپنی قوم کو يٰقَوۡمِ : اے میری قوم اذۡكُرُوۡا : تم یاد کرو نِعۡمَةَ اللّٰهِ : اللہ کی نعمت عَلَيۡكُمۡ : اپنے اوپر اِذۡ : جب جَعَلَ : اس نے پیدا کیے فِيۡكُمۡ : تم میں اَنۡۢبِيَآءَ : نبی (جمع) وَجَعَلَكُمۡ : اور تمہیں بنایا مُّلُوۡكًا : بادشاہ وَّاٰتٰٮكُمۡ : اور تمہیں دیا مَّا : جو لَمۡ يُؤۡتِ : نہیں دیا اَحَدًا : کسی کو مِّنَ : سے الۡعٰلَمِيۡنَ : جہانوں میں

اور اس وقت کا دھیان کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ : اے میری قوم ! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر نازل فرمائی ہے کہ اس نے تم میں نبی پیدا کیے، تمہیں حکمران بنایا، اور تمہیں وہ کچھ عطا کیا جو تم سے پہلے دنیا جہان کے کسی فرد کو عطا نہیں کیا تھا۔

آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورة المائدہ

القرآن - سورة نمبر 5 سورة المائدہ آیت نمبر 21

يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ

يٰقَوۡمِ : اے میری قوم ادۡخُلُوا : داخل ہو الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ : ارض مقدس (اس پاک سرزمین) الَّتِيۡ : جو كَتَبَ اللّٰهُ : اللہ نے لکھ دی لَـكُمۡ : تمہارے لیے وَلَا تَرۡتَدُّوۡا : اور نہ لوٹو عَلٰٓي : پر اَدۡبَارِكُمۡ : اپنی پیٹھ فَتَنۡقَلِبُوۡا : ورنہ تم جا پڑوگے خٰسِرِيۡنَ : نقصان میں

اے میری قوم ! اس مقدس سرزمین میں داخل ہوجاؤ جو اللہ نے تمہارے واسطے لکھ دی ہے، (19) اور اپنی پشت کے بل پیچھے نہ لوٹو، ورنہ پلٹ کر نامراد جاؤ گے۔

19: مقدس سرزمین سے مراد شام اور فلسطین کا علاقہ ہے ؛ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کو انبیاء کرام مبعوث کرنے کے لئے منتخب فرمایا تھا، اس لئے اس کو مقدس فرمایا گیا ہے۔ جس واقعے کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے وہ مختصراً یہ ہے کہ بنی اسرائیل کا اصل وطن شام اور بالخصوص فلسطین کا علاقہ تھا، فرعون نے مصر میں ان کو غلام بنا رکھا تھا، جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون اور اس کا لشکر غرق ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اب وہ فلسطین میں جاکر آباد ہوں، اس وقت فلسطین پر ایک کافر قوم کا قبضہ تھا جو عمالقہ کہلاتے تھے، لہذا اس حکم کا لازمی تقاضا یہ تھا کہ بنی اسرائیل فلسطین جاکر عمالقہ سے جہاد کریں مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ بھی کرلیا گیا تھا کہ جہاد کے نتیجے میں تمہیں فتح ہوگی، کیونکہ سرزمین تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ اس حکم کی تعمیل میں فلسطین کی طرف روانہ ہوئے، جب فلسطین کے قریب پہنچے تو بنی اسرائیل کو پتہ چلا کہ عمالقہ تو بڑے طاقتور لوگ ہیں، دراصل یہ لوگ قوم عاد کی نسل سے تھے اور بڑے زبردست ڈیل ڈول کے مالک تھے، بنی اسرائیل ان کی ڈیل ڈول سے ڈر گئے اور یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بہت بڑی ہے اور اس نے فتح کا وعدہ کر رکھا ہے۔

آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 22

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ فِيۡهَا قَوۡمًا جَبَّارِيۡنَ ‌ۖ وَاِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَا حَتّٰى يَخۡرُجُوۡا مِنۡهَا‌ ۚ فَاِنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَا فَاِنَّا دٰخِلُوۡنَ

قَالُوْا : انہوں نے کہا يٰمُوْسٰٓى : اے موسیٰ اِنَّ فِيْهَا : بیشک اس میں قَوْمًا : ایک قوم جَبَّارِيْنَ : زبردست وَاِنَّا : اور ہم بیشک لَنْ نَّدْخُلَهَا : ہرگز داخل نہ ہوں گے حَتّٰي : یہانتک کہ يَخْرُجُوْا : وہ نکل جائیں مِنْهَا : اس سے فَاِنْ : پھر اگر يَّخْرُجُوْا : وہ نکلے مِنْهَا : اس سے فَاِنَّا : تو ہم ضرور دٰخِلُوْنَ : داخل ہوں گے

وہ بولے۔ اے موسیٰ ! اس (ملک) میں تو بڑے طاقتور لوگ رہتے ہیں، اور جب تک وہ لوگ وہاں سے نکل نہ جائیں، ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو بیشک ہم اس میں داخل ہوجائیں گے۔

آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 23

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

قَالَ : کہا رَجُلٰنِ : دو آدمی مِنَ الَّذِيْنَ : ان لوگوں سے جو يَخَافُوْنَ : ڈرنے والے اَنْعَمَ اللّٰهُ : اللہ نے انعام کیا تھا عَلَيْهِمَا : ان دونوں پر ادْخُلُوْاعَلَيْهِمُ : تم داخل ہو ان پر (حملہ کردو) الْبَابَ : دروازہ فَاِذَا : پس جب دَخَلْتُمُوْهُ : تم داخل ہوگے اس میں فَاِنَّكُمْ : تو تم غٰلِبُوْنَ : غالب اوَ گے وَعَلَي اللّٰهِ : اور اللہ پر فَتَوَكَّلُوْٓا : بھروسہ رکھو اِنْ كُنْتُمْ : اگر تم ہو مُّؤْمِنِيْنَ : ایمان والے

جو لوگ (خدا کا) خوف رکھتے تھے، ان میں سے دو مرد جن کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا تھا۔ (20) بول اٹھے کہ : تم ان پر چڑھائی کر کے (شہر کے) دروازے میں گھس جاؤ۔ جب گھس جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے۔ اور اپنا بھروسہ صرف اللہ پر رکھو، اگر تم واقعی صاحب ایمان ہو۔

20 : یہ دو صاحبان حضرت یوشع اور حضرت کالب (علیہما السلام) تھے جو ہر مرحلے پر حضرت موسیٰ کے وفادار رہے تھے اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت سے بھی سرفراز فرمایا، انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ پر بھروسہ کرکے آگے بڑھو تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق تم ہی غالب رہوگے۔

آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 24

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ

قَالُوْا : انہوں نے کہا يٰمُوْسٰٓى : اے موسیٰ اِنَّا : بیشک ہم لَنْ نَّدْخُلَهَآ : ہرگز وہاں داخل نہ ہوں گے اَبَدًا : کبھی بھی مَّا دَامُوْا : جب تک وہ ہیں فِيْهَا : اس میں فَاذْهَبْ : سو تو جا
اَنْتَ : تو وَرَبُّكَ : اور تیرا رب فَقَاتِلَآ : تم دونوں لڑو اِنَّا : ہم هٰهُنَا : یہیں قٰعِدُوْنَ : بیٹھے ہیں

وہ کہنے لگے : اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ اس (ملک) میں موجود ہیں، ہم ہرگز ہرگز اس میں قدم نہیں رکھیں گے (اگر ان سے لڑنا ہے تو) تو بس تم اور تمہارا رب چلے جاؤ، اور ان سے لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 25

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ

قَالَ : (موسیٰ نے) کہا رَبِّ : اے میرے رب اِنِّىْ : میں بیشک لَآ اَمْلِكُ : اختیار نہیں رکھتا اِلَّا نَفْسِىْ : اپنی جان کے سوا وَاَخِىْ : اور اپنا بھائی فَافْرُقْ : پس جدائی کردے بَيْنَنَا :
ہمارے درمیان وَبَيْنَ : اور درمیان الْقَوْمِ : قوم الْفٰسِقِيْنَ : نافرمان

موسیٰ نے کہا : اے میرے پروردگار سوائے میری اپنی جان کے اور میرے بھائی کے کوئی میرے قابو میں نہیں ہے۔ اب آپ ہمارے اور ان نافرمان لوگوں کے درمیان الگ فیصلہ کردیجیے۔

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 26

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ۞

قَالَ : اس نے کہا فَاِنَّهَا : پس یہ مُحَرَّمَةٌ : حرام کردی گئی عَلَيۡهِمۡ : ان پر اَرۡبَعِيۡنَ : چالیس سَنَةً : سال يَتِيۡهُوۡنَ : بھٹکتے پھریں گے فِي الۡاَرۡضِ : زمین میں فَلَا تَاۡسَ : تو افسوس نہ کر عَلَي : پر الۡقَوۡمِ : قوم الۡفٰسِقِيۡنَ : نافرمان

اللہ نے کہا : اچھا تو وہ سرزمین ان پر چالیس سال تک حرام کردی گئی ہے، یہ (اس دوران) زمین میں بھٹکتے پھریں گے (21) تو (اے موسیٰ) اب تم بھی ان نافرمان لوگوں پر ترس مت کھانا۔

21 : بنی اسرائیل کی اس نافرمانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی کہ چالیس سال تک فلسطین میں ان کا داخلہ بند کردیا گیا، یہ لوگ صحرائے سینا کے ایک مختصر علاقے میں بھٹکتے رہے، نہ آگے بڑھنے کا راستہ ملتا تھا نہ پیچھے مصر واپس جانے کا، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت یوشع اور حضرت کالب (علیہم السلام) بھی ان لوگوں کے ساتھ تھے اور انہی کی برکت اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتیں ان پر نازل ہوئیں، جن کا ذکر پیچھے سورۃ بقرہ (آیات 57 تا 60) میں گزرچکا ہے، بادل کے سائے نے انہیں دھوپ سے بچایا، کھانے کے لئے من وسلوی نازل ہوا، پینے کے لئے پتھر سے بارہ چشمے پھوٹے، بنی اسرائیل کے لئے خانہ بدوشی کی یہ زندگی ایک سزا تھی ؛ لیکن ان بزرگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو قلبی راحت کا سامان بنادیا، حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ (علیہما السلام) کی یکے بعد دیگرے اسی صحرا میں وفات ہوئی، بعد میں حضرت یوشعؑ پیغمبر بنے اور شام کا کچھ علاقہ ان کی سرکردگی میں اور کچھ حضرت سموئیلؑ کے زمانے میں طالوت کی سرکردگی میں فتح ہوا جس کا واقعہ سورۃ بقرہ (آیات 142 تا 152) میں گزرچکا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ سرزمین بنی اسرائیل کے حق میں لکھنے کا جو وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔

آسان ترجمہ قرآن از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورة المائدہ

القرآن - سورة نمبر 5 سورة المائدہ آیت نمبر 20

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾

اورجب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں نبی اور کردیا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسیٰؑ نے اپنی قوم (یعنی بنی اسرائیل) سے (اول ترغیب جہاد کی تمہید میں یہ) فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو کہ تم پر ہوا ہے، یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں بہت سے پیغمبر بنائے (جیسے حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور خود حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ وغیرہم اور کسی قوم میں پیغمبروں کا ہونا ان کا دنیوی اور دینی شرف ہے۔ یہ تو نعمت معنوی دی) اور (حسیِّ نعمت یہ دی کہ) تم کو صاحب ملک بنایا (چنانچہ فرعون کے ملک پر ابھی قابض ہوچکے ہو) اور تم کو (بعض بعض) وہ چیزیں دی ہیں جو دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیں (جیسا دریا میں راستہ دینا دشمن کو عجیب طور پر غرق کرنا جس کے بعد دفعۃً غایت ذلت و زحمت سے نہایت رفعت و راحت میں پہنچ گئے یعنی اس میں تم کو خاص امتیاز دیا پھر اس تمہید کے بعد اصلی مقصود کے ساتھ ان کو خطاب فرمایا کہ)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 21

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿21﴾

اے قوم داخل ہو زمین پاک میں جو مقرر کر دی ہے اللہ نے تمہارے واسطے اور نہ لوٹو اپنی پیٹھ کی طرف پھر جا پڑو گے نقصان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے قوم میری (ان نعمتوں اور احسانوں کا مقتضا یہ ہے کہ تم کو جو اس جہاد کے متعلق حکم خداوندی ہوا ہے اس پر آمادہ رہو اور) اس متبرک ملک (یعنی شام کے دار الحکومت) میں (جہاں یہ عمالقہ حکمران ہیں جہاد کے ارادہ سے) داخل ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا ہے (اس لئے قصد کرتے ہی فتح ہوگی) اور پیچھے (وطن کی طرف) واپس مت چلو کہ پھر بالکل خسارہ میں پڑجاؤ گے (دنیا میں بھی کہ توسیع ملک سے محروم رہو گے اور آخرت میں کہ ترک فریضہ جہاد سے گنہگار رہو گے)۔

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 22

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿22﴾

بولے اے موسیٰ وہاں ایک قوم ہے زبردست اور ہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ نکل جاویں اس میں سے پھر اگر وہ نکل جاویں گے اس میں سے تو ہم ضرور داخل ہونگے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کہنے لگے اے موسیٰ وہاں تو بڑے بڑے زبردست آدمی (رہتے) ہیں اور ہم تو وہاں پر ہرگز قدم نہ رکھیں گے۔ جب تک کہ وہ (کسی طرح) وہاں سے نہ نکل جائیں ہاں اگر وہ وہاں سے کہیں چلے جاویں تو ہم بیشک جانے کو تیار ہیں

www.rememberallah.org

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ   آیت نمبر 23

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ۬ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿23﴾

کہادومردوں نے اللہ سے ڈرنے والوں میں سے کہ خداکی نوازش تھی ان دوپر گھس جاؤان پر حملہ کر کے دروازہ میں پھر جب تم اس میں گھس جاؤ گے توتم ہی غالب ہوگے اوراللہ پر بھروسہ کرو اگر یقین رکھتے ہو

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن ازمولانااشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(موسیٰؑ کی تائید قول کے لئے) ان دو شخصوں نے (بھی) جو کہ (اللہ سے) ڈرنے والوں (یعنی متقیوں) میں سے تھے (اور) جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تھا (کہ اپنے عہد پر ثابت رہے تھے ان کم ہمتوں کو سمجھانے کے طور پر) کہا کہ تم ان پر (چڑھائی کرکے اس شہر کے) دروازہ تک تو چلو سو جس وقت تم دروازہ میں قدم رکھو گے اس وقت غالب آجاؤ گے (مطلب یہ ہے کہ جلدی فتح ہوجاوے گا، خواہ رعب سے بھاگ جائیں یا تھوڑا ہی مقابلہ کرنا پڑے) اور اللہ تعالیٰ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو (یعنی تم ان کی تنومندی پر نظر مت کرو مگر ان لوگوں پر فہمائش کا اصلاً اثر نہیں ہوا بلکہ ان دو بزرگوں کو تو انہوں نے قابل خطاب بھی نہ سمجھا بلکہ موسیٰؑ سے نہایت لا ابالی پن اور گستاخی کے ساتھ)

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 24

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿24﴾

بولے اے موسٰی ہم ہرگز نہ جاویں گے ساری عمر جب تک وہ رہیں گے اس میں سو تو جا اور تیرا رب اور تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کہنے لگے کہ اے موسیٰ ہم تو (ایک بات کہہ چکے ہیں کہ ہم) ہرگز کبھی بھی وہاں قدم نہ رکھیں گے جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں (اگر ایسا ہی لڑنا ضرور ہے) تو آپ اور آپ کے اللہ میاں چلے جائیے اور دونوں (جاکر) لڑ بھڑ لیجئے ہم تو یہاں سے سرکتے نہیں

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 25

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کر دے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(موسیٰؑ نہایت رِنج اور پریشان ہوئے اور تنگ آ کر) دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار (میں کیا کروں ان پر کچھ بس نہیں چلتا) ہاں اپنی جان پر اور اپنے بھائی پر البتہ (پورا) اختیار رکھتا ہوں کہ آپ ہم دونوں (بھائیوں) کے اور اس بےحکم قوم کے درمیان (مناسب) فیصلہ فرما دیجئے (یعنی جس کی حالت کا جو مقتضا ہو وہ ہر ایک کے لئے تجویز فرما دیجئے)

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 26

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿26﴾

فرمایا تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے ان پر چالیس برس سرمارتے پھریں گے ملک میں سو تو افسوس نہ کر نافرمان لوگوں پر

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

خلاصہ تفسیر - بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد ہوا (بہتر) تو (ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ) یہ ملک ان کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا (اور گھر جانا بھی نصیب نہ ہوگا راستہ ہی نہ ملے گا) یوں ہی (چالیس برس تک) زمین میں سرمارتے پھریں گے (حضرت موسیٰؑ نے جو یہ فیصلہ سنا جس کا گمان نہ تھا خیال یہ تھا کہ کوئی معمولی تنبیہ ہوجاوے گی تو طبعاً مغموم ہونے لگے۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ جب ان سرکشوں کے لئے ہم نے یہ تجویز کیا تو یہی مناسب ہے) سو آپ اس بے حکم قوم (کی اس حالت زار) پر (ذرا) غم نہ کیجئے۔

www.rememberallah.org

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف ومسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 20

www.rememberallah.org

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ وَ جَعَلَکُمۡ مُّلُوۡکًا ٭ۖ وَّ اٰتٰىکُمۡ مَّا لَمۡ یُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿20﴾

اورجب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرواحسان اللہ کا اپنے اوپرجب پیدا کئے تم میں نبی اور کردیاتم کو بادشاہ اوردیاتم کوجو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 95 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیات مذکورہ سے پہلی آیت میں اس میثاق کا ذکر تھا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کے بارے میں بنی اسرائیل سے لیا گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ان کی عام عہد شکنی، اور میثاق کی خلاف ورزی اور اس پر سزاؤں کا بیان تھا۔ ان آیات مذکورہ میں ان کی عہد شکنی کا ایک خاص واقعہ مذکور ہے۔

وہ یہ ہے کہ جب فرعون اور اس کا لشکر غرق دریا ہوگئے اور موسیٰؑ اور ان کی قوم بنی اسرائیل فرعون کی غلامی سے نجات پاکر حکومت مصر کے مالک بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنا مزید انعام اور ان کے آبائی وطن ملک شام کو بھی ان کے قبضہ میں واپس دلانے کے لئے بذریعہ موسیٰؑ ان کو یہ حکم دیا کہ وہ جہاد کی نیت سے ارض مقدسہ یعنی ملک شام میں داخل ہوں۔ اور ساتھ ہی ان کو یہ خوشخبری بھی سنا دی کہ اس جہاد میں فتح ان کی ہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس زمین کو ان کے حصہ میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ان کو مل کر رہے گی۔ مگر بنی اسرائیل اپنی طبعی خصوصیات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے انعامات، غرق فرعون اور فتح مصر وغیرہ کا آنکھوں سے مشاہدہ کرلینے کے باوجود یہاں بھی عہد و میثاق پر پورے نہ اترے۔ اور جہاد شام کے اس حکم الہٰی کے خلاف ضد کرکے بیٹھ گئے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں نبی اور کر دیا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 96-95 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جس کی سزا ان کو قدرت کی طرف سے اس طرح ملی کہ چالیس سال تک ایک محدود علاقہ میں محصور و مقید ہو کر رہ گئے کہ بظاہر نہ ان کے گرد کوئی حصار تھا، نہ ان کے ہاتھ پاؤں کسی قید میں جکڑے ہوئے تھے۔ بلکہ کھلے میدان میں تھے۔ اور اپنے وطن مصر کی طرف واپس چلے جانے کے لئے ہر روز صبح سے شام تک سفر کرتے تھے۔ مگر شام کو پھر وہیں نظر آتے تھے جہاں سے صبح چلے تھے۔ اسی دوران حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہما السلام) کی وفات ہوگئی۔ اور یہ لوگ اسی طرح وادی تیہ میں حیران و پریشان پھرتے رہے۔ ان کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوسرے پیغمبر ان کی ہدایت کے لئے بھیجے۔

چالیس برس اس طرح پورے ہونے کے بعد پھر ان کی باقی ماندہ نسل نے اس وقت کے پیغمبر کی قیادت میں جہاد شام و بیت المقدس کا عزم کیا اور اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہوا کہ یہ ارض مقدس تمہارے حصہ میں لکھ دی گئی ہے۔ اور یہ اجمال ہے اس واقعہ کا جو آیات مذکورہ میں بیان ہوا ہے۔ اب اس کی تفصیل قرآنی الفاظ میں دیکھئے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾

اورجب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں نبی اور کردیا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 96 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت موسیٰؑ کو جب یہ ہدایت ملی کہ اپنی قوم کو بیت المقدس اور ملک شام فتح کرنے کے لئے جہاد کا حکم دیں تو انہوں نے پیغمبرانہ حکمت و موعظت کے پیش نظر یہ حکم سنانے سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات یاد دلائے جو بنی اسرائیل پر اب تک ہوچکے تھے۔ ارشاد فرمایا

(آیت) اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ فضل و انعام یاد کرو جو تم پر ہوا ہے کہ تمہاری قوم میں بہت سے انبیاء بھیجے اور تم کو صاحب ملک بنادیا اور تمہیں وہ نعمتیں بخشیں جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں ملیں۔

اس میں تین نعمتوں کا بیان ہے جن میں سے پہلی نعمت ایک روحانی اور معنوی نعمت ہے کہ ان کی قوم میں مسلسل انبیاء بکثرت بھیجے گئے۔ جس سے بڑھ کر اخروی اور معنوی اعزاز کوئی نہیں ہوسکتا۔ تفسیر مظہری میں نقل کیا ہے کہ کسی قوم اور کسی امت میں انبیاء کی کثرت اتنی نہیں ہوئی جتنی بنی اسرائیل میں ہوئی ہے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾

اورجب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرواحسان اللہ کا اپنے اوپرجب پیدا کئے تم میں نبی اور کردیا تم کو بادشاہ اوردیا تم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 96-97 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

امام حدیث ابن ابی حاتم نے بروایت اعمش نقل کیا ہے کہ قوم بنی اسرائیل کے آخری دور میں جو حضرت موسیٰؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک ہے۔ صرف اس دور میں ایک ہزار انبیاء بنی اسرائیل میں بھیجے گئے۔ دوسری نعمت جس کا ذکر اس آیت میں ہے، وہ دینوی اور ظاہری نعمت ہے کہ ان کو ملوک یعنی صاحب ملک و سلطنت بنادیا گیا۔ اس میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بنی اسرائیل جو مدت سے فرعون اور قوم فرعون کے غلام بنے ہوئے دن رات ان کے مظالم کا شکار رہتے تھے، آج اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن کو نیست و نابود کرکے ان کو ان کی حکومت و سلطنت کا مالک بنادیا۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ انبیاء کے معاملہ میں تو ارشاد ہوا کہ (آیت) جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ یعنی تمہاری قوم میں سے بہت سے لوگوں کو انبیاء بنادیا گیا جس کا مفہوم یہ ہے کہ پوری قوم انبیاء نہیں تھی۔ اور یہی حقیقت بھی ہے کہ انبیاء معدودے چند ہوتے ہیں اور پوری قوم ان کی امت اور متبع ہوتی ہیں۔ اور جہاں دنیا کے ملک و سلطنت کا ذکر آیا تو وہاں فرمایاوَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔ یعنی بنادیا تم کو ملوک جس کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ تم سب کو ملوک بنادیا۔ لفظ ملوک ملک کی جمع ہے۔ جس کے معنی عرف عام میں بادشاہ کے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس طرح پوری قوم نبی اور پیغمبر نہیں ہوتی، اسی طرح کسی ملک میں پوری قوم بادشاہ بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ قوم کا ایک فرد یا چند افراد حکمران ہوتے ہیں۔ باقی قوم ان کے تابع ہوتی ہے۔ لیکن قرآنی الفاظ نے ان سب کو ملوک قرار دیا۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾

اورجب کہا موسٰی نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرواحسان اللہ کا اپنے اوپرجب پیدا کئے تم میں نبی اور کردیاتم کو بادشاہ اوردیاتم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 97 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس کی ایک وجہ تو وہ ہے جو بیان القرآن میں بعض اکابر کے حوالہ سے بیان کی گئی ہے کہ عرف عام میں جس قوم کا بادشاہ ہوتا ہے اس کی سلطنت و حکومت کو اسی پوری قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جیسے اسلام کے قرون وسطی میں بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومت کہلاتی تھی۔ اسی طرح ہندوستان میں غزنوی اور غوریوں کی حکومت پھر مغلوں کی حکومت پھر انگریزوں کی حکومت پوری قوم کے افراد کی طرف منسوب کی جاتی تھی۔ اس لئے جس قوم کا ایک حکمران ہو وہ پوری قوم حکمران اور بادشاہ کہلاتی ہے۔

اس محاورہ کے مطابق پوری قوم بنی اسرائیل کو قرآن کریم نے ملوک قرار دیا۔ اس میں اشارہ اس طرف بھی ہوسکتا ہے کہ اسلامی حکومت در حقیقت عوامی حکومت ہوتی ہے۔ عوام ہی کو اپنا امیر و امام منتخب کرنے کا حق ہوتا ہے اور عوام ہی اپنی اجتماعی رائے سے اس کو معزول بھی کرسکتے ہیں۔ اس لئے صورۃً اگرچہ فرد واحد حکمران ہوتا ہے مگر درحقیقت وہ حکومت عوام ہی کی ہوتی ہے۔

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿20﴾

اورجب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرواحسان اللہ کا اپنے اوپرجب پیدا کئے تم میں نبی اور کر دیاتم کو بادشاہ اور دیاتم کو جو نہیں دیا تھا کسی کو جہان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 97-98 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دوسری وجہ وہ ہے جو ابن کثیر اور تفسیر مظہری وغیرہ میں بعض سلف سے نقل کی ہیں کہ لفظ ملک بادشاہ کے مفہوم سے زیادہ عام ہے۔ ایسے شخص کو ملک کہہ دیا جاتا ہے۔ جو آسودہ حال ہو، مکان، جائیداد، نوکر چاکر رکھتا ہو۔ اس مفہوم کے اعتبار سے اس وقت بنی اسرائیل سے ہر فرد ملک کا مصداق تھا۔ اس لئے ان سب کو ملوک فرمایا گیا۔

تیسری نعمت جس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ وہ معنوی اور ظاہری دونوں قسم کی نعمتوں کا مجموعہ ہے کہ فرمایا(آیت) وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ یعنی تم کو وہ نعمتیں عطا فرمائیں جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دی گئیں ان نعمتوں میں معنوی، شرف اور نبوت و رسالت بھی داخل ہے، اور ظاہری حکومت و سلطنت اور مال و دولت بھی البتہ یہاں یہ سوال ہوسکتا ہے کہ بنص قرآن امت محمدیہ ساری امتوں سے افضل ہے۔

ارشاد قرآنی(آیت) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور وکذلک جعلنکم امۃ وسطا۔ اس پر شاہد ہے اور حدیث نبوی کی بیشمار روایات اس کی تائید میں ہیں۔ جواب یہ کہ اس آیت میں دنیا کے ان لوگوں کا ذکر ہے جو بنی اسرائیل کے موسوی عہد میں موجود تھے۔ کہ اس وقت پورے عالم میں کسی کو وہ نعمتیں نہیں دی گئی تھیں جو بنی اسرائیل کو ملی تھیں۔ آئندہ زمانہ میں کسی امت کو ان سے بھی زیادہ نعمتیں مل جائیں یہ اس کے منافی نہیں۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 21

www.rememberallah.org

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿21﴾

اے قوم داخل ہو زمین پاک میں جو مقرر کر دی ہے اللہ نے تمہارے واسطے اور نہ لوٹو اپنی پیٹھ کی طرف پھر جا پڑو گے نقصان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 98 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس پہلی آیت میں حضرت موسیٰؑ کا جو قول نقل فرمایا گیا ہے۔ یہ تمہید تھی اس حکم کے بیان کرنے کی جو اگلی آیت میں اس طرح ارشاد ہوا ہے۔ (آیت) يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ یعنی اے میری قوم تم اس مقدس زمین میں داخل ہوجاؤ جو اللہ نے تمہارے حصہ میں لکھ رکھی ہے۔

ارض مقدسہ سے کونسی زمین مراد ہے؟

اس میں مفسرین کے اقوال بظاہر متعارض ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ بیت المقدس مراد ہے۔ بعض نے شہر قدس اور ایلیا کو ارض مقدسہ کا مصداق بتلایا ہے۔ بعض نے شہر اریحا کو جو نہر اردن اور بیت المقدس کے درمیان دنیا کا قدیم ترین شہر تھا اور آج تک موجود ہے۔ اور حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں اس کی عظمت و وسعت کے عجیب و غریب حالات نقل کئے جاتے ہیں۔

يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَ لَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَـنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿21﴾

اے قوم داخل ہو زمین پاک میں جو مقرر کردی ہے اللہ نے تمہارے واسطے اور نہ لوٹو اپنی پیٹھ کی طرف پھر جا پڑو گے نقصان میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 98 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بعض روایات میں ہے کہ اس شہر کے ایک ہزار حصے (وارڈ) تھے۔ ہر حصہ میں ایک ایک ہزار باغ تھے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ ارض مقدسہ سے مراد دمشق، فلسطین اور بعض کے نزدیک اردن ہے۔ اور حضرت قتادہ نے فرمایا کہ ملک شام پورا ارض مقدس ہے۔ کعب احبار نے فرمایا کہ میں نے اللہ کی کتاب (غالباً تورات) میں دیکھا ہے کہ ملک شام پوری زمین میں اللہ کا خاص خزانہ ہے۔ اور اس میں اللہ کے مخصوص مقبول بندے ہیں۔ اس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ انبیاء (علیہم السلام) کا وطن اور مستقر رہا ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ ایک روز حضرت ابراہیمؑ لبنان کے پہاڑ پر چڑھے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابراہیم یہاں سے آپ نظر ڈالو، جہاں تک آپ کی نظر پہنچے گی ہم نے اس کو ارض مقدس بنادیا۔ یہ سب روایات تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری سے نقل کی گئی ہیں۔ اور صاف بات یہ ہے کہ ان اقوال میں تعارض کچھ نہیں۔ پورا ملک شام آخری روایات کے مطابق ارض مقدس ہے۔ بیان کرنے میں بعض حضرات نے ملک شام کے کسی حصہ کو بیان کردیا۔ کسی نے پورے کو۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 22

www.rememberallah.org

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿22﴾

بولے اے موسیٰ وہاں ایک قوم ہے زبردست اور ہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ نکل جاویں اس میں سے پھر اگر وہ نکل جاویں گے اس میں سے تو ہم ضرور داخل ہونگے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 99-98 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى: اس سے پہلے آیت میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بذریعہ موسیٰؑ قوم عمالقہ سے جہاد کرکے ملک شام فتح کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ ملک شام کی زمین اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لکھ دی ہے۔ اس لئے کہ فتح یقینی ہے۔

اس آیت متذکرہ میں اس کا بیان ہے کہ اس کے باوجود بنی اسرائیل نے اپنی معروف سرکشی اور کج طبعی کی وجہ سے اس حکم کو بھی تسلیم نہ کیا۔ بلکہ موسیٰؑ سے کہا کہ اے موسیٰ اس ملک پر تو بڑے زبردست قوی لوگوں کا قبضہ ہے۔ ہم تو اس زمین میں اس وقت تک داخل نہ ہوں گے جب تک وہ لوگ وہاں قابض ہیں۔ ہاں وہ کہیں اور چلے جاویں تو بیشک ہم وہاں جاسکتے ہیں۔

واقعہ اس کا جو ائمہ تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس اور عکرمہ اور علی بن ابی طلحہ وغیرہ سے منقول ہے یہ ہے کہ اس وقت ملک شام اور بیت المقدس پر قوم عمالقہ کا قبضہ تھا جو قوم عاد کی کوئی شاخ اور بڑے ڈیل ڈول اور ہیبت ناک قدوقامت کے لوگ تھے۔ جن سے جہاد کرکے بیت المقدس فتح کرنے کا حکم حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو ملا تھا۔

قَالُوْا یٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿22﴾

بولے اے موسیٰ وہاں ایک قوم ہے زبردست اور ہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ نکل جاویں اس میں سے پھر اگر وہ نکل جاویں گے اس میں سے تو ہم ضرور داخل ہونگے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 99 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت موسیٰؑ حکم خداوندی کی تعمیل کے لئے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر ملک شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جانا بیت المقدس پر تھا۔ جب نہر اردن سے پار ہو کر دنیا کے قدیم ترین شہر اریحا پر پہنچے، تو یہاں قیام فرمایا۔ اور بنی اسرائیل کے انتظام کے لئے بارہ سرداروں کا انتخاب کرنا قرآن کریم کی پچھلی آیات میں بیان ہوچکا ہے۔ ان سرداروں کو آگے بھیجا تاکہ وہ ان لوگوں کے حالات اور محاذ جنگ کی کیفیات معلوم کرکے آئیں جو بیت المقدس پر قابض ہیں اور جن سے جہاد کرنے کا حکم ملا ہے۔ یہ حضرات بیت المقدس پہنچے تو شہر سے باہر ہی قوم عمالقہ کا کوئی آدمی مل گیا۔ اور وہ اکیلا ان سب کو گرفتار کرکے لے گیا۔ اور اپنے بادشاہ کے سامنے پیش کیا کہ یہ لوگ ہم سے جنگ کرنے کے قصد سے آئے ہیں۔ شاہی دربار میں مشورہ ہوا کہ ان سب کو قتل کردیا جائے یا کوئی دوسری سزا دی جائے۔ بالآخر رائے اس پر ٹھہری کہ ان کو آزاد کردیں تاکہ یہ اپنی قوم میں جا کر عمالقہ کی قوت و شوکت کے ایسے عینی گواہ ثابت ہوں کہ کبھی ان کی طرف رخ کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿22﴾

بولے اے موسیٰ وہاں ایک قوم ہے زبردست اورہم ہر گز وہاں نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ نکل جاویں اس میں سے پھر اگر وہ نکل جاویں گے اس میں سے توہم ضرور داخل ہونگے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 99-100 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس موقع پر اکثر کتب تفسیر میں اسرائیلی روایات کی لمبی چوڑی کہانیاں درج ہیں جن میں اس ملنے والے شخص کا نام عوج بن عنیق بتلایا ہے۔ اور اس کی بےپناہ قدوقامت اور قوت و طاقت کو ایسی مبالغہ آمیزی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ کسی سمجھ دار آدمی کو اس کا نقل کرنا بھی بھاری ہے۔

امام تفسیر ابن کثیر نے فرمایا کہ عوج بن عنق کے جو قصے ان اسرائیلی روایات میں مذکور ہیں نہ عقل ان کو قبول کرسکتی ہے اور نہ شرع میں ان کا کوئی جواز ہے۔ بلکہ یہ سب کذب و افترا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ قوم عمالقہ کے لوگ چونکہ قوم عاد کے بقایا ہیں جن کے ہیبت ناک قدوقامت کا خود قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔ اس قوم کا ڈیل ڈول اور قوت و طاقت ضرب المثل تھی۔ ان کا ایک آدمی قوم بنی اسرائیل کے بارہ آدمیوں کو گرفتار کرکے لے جانے پر قادر ہوگیا۔

قَالُوۡا یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ فِیۡہَا قَوۡمًا جَبَّارِیۡنَ ٭ۖ وَ اِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَہَا حَتّٰی یَخۡرُجُوۡا مِنۡہَا ۚ فَاِنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡہَا فَاِنَّا دٰخِلُوۡنَ ﴿22﴾

بولے اے موسیٰ وہاں ایک قوم ہے زبردست اورہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ نکل جاویں اس میں سے پھر اگر وہ نکل جاویں گے اس میں سے توہم ضرورداخل ہونگے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 100 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہرحال بنی اسرائیل کے بارہ سردار عمالقہ کی قید سے رہا ہو کر اپنی قوم کے پاس مقام اریحا پر پہنچے اور حضرت موسیٰؑ سے اس عیجب و غریب قوم اور اس کی ناقابل قیاس قوت و شوکت کا ذکر کیا۔ حضرت موسیٰؑ کے قلب پر تو ان سب باتوں کا ذرہ برابر بھی اثر نہ ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فتح و کامیابی کی بشارت سنا دی تھی۔

بقول اکبر

مجھ کو بےدل کر دے ایسا کون ہے یاد مجھ کو انتم الاعلون ہے

حضرت موسیٰؑ تو ان کی قوت و شوکت کا حال سن کر اپنی جگہ کوہ استقامت بنے ہوئے اقدام جہاد کی فکر میں لگے رہے۔ مگر خطرہ یہ ہوگیا کہ بنی اسرائیل کو اگر حریف مقابل کی اس بےپناہ طاقت کا علم ہوگیا تو یہ لوگ پھسل جائیں گے۔ اس لیے ان بارہ سرداروں کو ہدایت فرمائی کہ قوم عمالقہ کے یہ حالات بنی اسرائیل کو ہرگز نہ بتائیں، بلکہ راز رکھیں۔ مگر ہوا یہ کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے دوستوں سے خفیہ طور پر اس کا تذکرہ کردیا۔ صرف دو آدمی جن میں سے ایک نام یوشع بن نون اور دوسرے کا لب بن یوقنا تھا۔ انہوں نے موسوی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس راز کو کسی پر ظاہر نہیں کیا۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿22﴾

بولے اے موسیٰ وہاں ایک قوم ہے زبردست اورہم ہر گز وہاں نہ جائیں گے یہاں تک کہ وہ نکل جاویں اس میں سے پھر اگر وہ نکل جاویں گے اس میں سے تو ہم ضرور داخل ہونگے

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 100-101 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور (ظاہر ہے کہ بارہ میں سے جب دس نے راز فاش کردیا) تو اس کا پھیل جانا قدرتی امر تھا۔ بنی اسرائیل میں جب ان حالات کی خبریں شائع ہونے لگیں تو لگے رونے، پیٹنے اور کہنے لگے کہ اس سے تو اچھا یہی تھا کہ فرعون کی طرح ہم بھی غرق دریا ہوجاتے۔ وہاں سے بچا لا کر ہمیں مروایا جا رہا ہے۔ انہیں حالات میں بنی اسرائیل نے یہ الفاظ کہے
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰي يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ یعنی اے موسیٰ اس شہر میں تو بڑی زبردست قوم آباد ہے جن کا مقابلہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جب تک وہ لوگ آباد ہیں موجود ہیں ہم وہاں جانے کا نام نہ لیں گے۔
اگلی آیت میں ہے کہ وہ شخص جو ڈرنے والے تھے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا تھا انہوں نے بنی اسرائیل کی یہ گفتگو سن کر بطور نصیحت ان کو کہا کہ تم پہلے ہی کیوں ڈرے مرتے ہو، ذرا قدم اٹھا کر شہر بیت المقدس کے دروازہ تک تو چلو۔ ہمیں یقین ہے کہ تمہارا اتنا ہی عمل تمہاری فتح کا سبب بن جائے گا۔ اور دروازہ بیت المقدس میں داخل ہوتے ہی تم غالب ہوجاؤ گے۔ اور دشمن شکست کھا کر بھاگ جائے گا۔ یہ دو شخص جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک وہ ہی بارہ میں سے دو سردار ہیں جنھوں نے حضرت موسیٰؑ کی ہدایت پر عمل پیرا ہو کر عمالقہ کا پورا حال بنی اسرائیل کو نہ بتایا تھا۔ یعنی یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورة المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 23

www.rememberallah.org

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿23﴾

کہادو مردوں نے اللہ سے ڈرنے والوں میں سے کہ خدا کی نوازش تھی ان دو پر گھس جاؤ ان پر حملہ کر کے دروازہ میں پھر جب تم اس میں گھس جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر یقین رکھتے ہو

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 101 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قرآن کریم نے اس جگہ ان دونوں بزرگوں کی دو صفتیں خاص طور پر ذکر فرمائی ہیں۔ ایک الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ یعنی یہ لوگ جو ڈرتے ہیں۔ اس میں یہ ذکر نہیں فرمایا کہ کس سے ڈرتے ہیں۔ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ڈرنے کے لائق سارے عالم میں صرف ایک ہی ذات ہے۔ یعنی اللہ جل شانہ کیونکہ ساری کائنات اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس کی مشیت و اذن کے بغیر کوئی نہ کسی کو ادنیٰ نفع پہنچا سکتا ہے نہ ادنیٰ نقصان اور جب ڈرنے کے لائق ایک ہی ذات ہے اور وہ متعین ہے تو پھر اس کے تعین کی ضرورت نہ رہی۔

دوسری صفت ان بزرگوں کی قرآن کریم نے یہ بتلائی کہ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرمایا، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس شخص میں جہاں کوئی خوبی اور بھلائی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا انعام و عطا ہے۔ ورنہ ان بارہ سرداروں میں قوی ظاہرہ ہاتھ، پاؤ ں، آنکھ، کان اور قوائے ظاہرہ و باطنہ اور عقل و ہوش اور پھر حضرت موسیٰؑ کی صحبت و معیت یہ ساری ہی چیزیں سبھی کو حاصل تھیں۔ اس کے باوجود اور سب پھسل گئے اور یہی دو اپنی جگہ جمے رہے تو معلوم ہوا کہ اصل ہدایت انسان کے قوائے ظاہرہ و باطنہ اس کی سعی و عمل کے تابع نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ البتہ اس انعام کے لئے سعی و عمل شرط ضرور ہے۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿23﴾

کہا دو مردوں نے اللہ سے ڈرنے والوں میں سے کہ خدا کی نوازش تھی ان دو پر گھس جاؤ ان پر حملہ کر کے دروازہ میں پھر جب تم اس میں گھس جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر یقین رکھتے ہو

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 101-102 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل و ہوش اور دانائی و ہوشیاری عطا فرمائی ہو وہ اپنی ان طاقتوں پر ناز نہ کرے، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی سے رشد و ہدایت طلب کرے عارف رومی نے خوب فرمایا ہے

فہم و خاطر تیز کردن نیست راہ جز شکستہ می نگیر و فضل شاہ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے اپنی برادری کو یہ نصیحت فرمائی کہ عمالقہ کی ظاہری قوت و شوکت سے نہ گھبرائیں۔ اللہ پر توکل کرکے بیت المقدس کے دروازہ تک چلے چلیں تو فتح اور غلبہ ان کا ہے۔ ان بزرگوں کا یہ فیصلہ کہ دروازہ تک پہنچنے کے بعد ان کو غلبہ ضرور حاصل ہوجائے گا اور دشمن شکست کھا کر بھاگ جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ قوم عمالقہ کے جائزہ لینے کی بنا پر ہو کہ وہ لوگ بڑے ڈیل ڈول اور طاقت و قوت کے باوجود دل کے کچے ہیں۔ جب حملہ کی خبر پائیں گے تو ٹھہر نہ سکیں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ فرمان الٰہی جو بطور بشارت فتح موسیٰؑ سے سن چکے تھے۔ اس پر یقین کامل ہونے کی وجہ سے یہ فرمایا ہو۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 24

www.rememberallah.org

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿24﴾

بولے اے موسیٰ ہم ہرگز نہ جاویں گے ساری عمر جب تک وہ رہیں گے اس میں سو تو جا اور تیرا رب اور تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 102 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مگر بنی اسرائیل نے جب اپنے پیغمبر موسیٰؑ کی بات نہ سنی تو ان دونوں بزرگوں کی کیا سنتے۔ پھر وہی جواب اور زیادہ بھونڈے انداز سے دیا کہ فاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۔ یعنی آپ اور آپ کے اللہ میاں ہی جاکر ان سے مقابلہ کرلیں۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ بنی اسرائیل کا یہ کلمہ اگر استہزاء کے طور پر ہوتا تو صریح کفر تھا اور اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کا ان کے ساتھ رہنا۔ ان کے لئے میدان تیہ میں دعائیں کرنا۔ جس کا ذکر اگلی آیت میں آرہا ہے۔ اس کا امکان نہ تھا۔

اس لئے ائمہ مفسرین نے اس کلمہ کا مطلب یہ قرار دیا کہ آپ جائیے اور ان سے مقابلہ کیجئے۔ آپ کا رب آپ کی مدد کرے گا۔ ہم تو مدد کرنے سے قاصر ہیں۔ اس معنے کے اعتبار سے یہ کلمہ کفر کی حد سے نکل گیا۔ اگرچہ یہ جواب نہایت بھونڈا اور دل آزار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بنی اسرائیل کا یہ کلمہ ضرب المثل بن گیا۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿24﴾

بولے اے موسٰی ہم ہرگز نہ جاویں گے ساری عمر جب تک وہ رہیں گے اس میں سو تو جا اور تیرا رب اور تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 102-103 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

غزوہ بدر میں نہتے اور بھوکے مسلمانوں کے مقابلہ پر ایک ہزار مسلح نوجوانوں کا لشکر آ کھڑا ہوا۔ اور رسول کریم ﷺ یہ دیکھ کر اپنے رب سے دعائیں فرمانے لگے۔ تو حضرت مقداد بن اسود صحابی آگے بڑھے اور عرض کیا یارسول اللہ خدا کی قسم ہے ہم ہرگز وہ بات نہ کہیں گے جو موسٰیؑ کی قوم نے حضرت موسٰیؑ سے کہی تھی کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ بلکہ ہم آپ کے دائیں اور بائیں سے اور سامنے سے اور پیچھے سے مدافعت کریں گے۔ آپ بےفکر ہو کر مقابلہ کی تیاری فرمائیں۔

رسول کریم ﷺ یہ سن کر بےحد مسرور ہوئے اور صحابہ کرام میں بھی جوش جہاد کی ایک نئی لہر پیدا ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ مقداد بن اسود کے اس کارنامہ پر مجھے بڑا رشک ہے۔ کاش یہ سعادت مجھے بھی حاصل ہوتی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت موسٰیؑ کی قوم نے ایسے نازک موقع پر حضرت موسٰیؑ کو کورا جواب دے کر اپنے سب عہد و میثاق توڑ ڈالے۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 25

www.rememberallah.org

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَ اَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کردے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 103 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قوم کی انتہائی بے وفائی اور حضرت موسیٰؑ کا انتہائی عزم واستقلال

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ

قوم بنی اسرائیل کے سابقہ حالات و واقعات اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰؑ کے معاملات کا جائزہ لینے والا اگر سرسری طور پر بھی اس کو سامنے رکھے کہ جو قوم بنی اسرائیل صدیوں سے فرعون کی غلامی میں طرح طرح کی ذلتیں اور عذاب برداشت کر رہی تھی۔ حضرت موسیٰؑ کی تعلیم اور ان کی برکت سے ان کو خدائے عزوجل نے کہاں سے کہاں پہنچایا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اللہ جل شانہ کی قدرت کاملہ کے کیسے کیسے مظاہر آئے۔ فرعون اور قوم فرعون کو حضرت موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کے ہاتھوں اپنے قائم کئے ہوئے دربار میں شکست فاش ہوئی۔ جن ساحروں پر ان کا بھروسہ تھا۔ وہی اب حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے۔ اور موسیٰؑ کا دم بھرنے لگے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کر دے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف و مسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 103 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پھر اس خدائی کا دعویٰ کرنے والا فرعون اور شاہی محلات میں بسنے والے آل فرعون سے خدائے عزوجل کی قدرت قاہرہ نے کس طرح تمام محلات و مکانات اور ان کے سازوسامان کو بیک وقت خالی کرا لیا۔ اور کس طرح بنی اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے اسے غرق دریا کردیا۔ اور کس طرح معجزانہ طور پر بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا۔ اور کس طرح وہ دولت جس پر فرعون یہ کہہ کر فخر کیا کرتا تھا۔ الیس لی ملک مصر وھذہ الانھر تجری من تحتی۔ اللہ تعالیٰ نے پورا ملک اور اس کی پوری ملک بغیر کسی قتل و قتال کے بنی اسرائیل کو عطا فرما دی۔

ان تمام واقعات میں اللہ جل شانہ کی قدرت قاہرہ کے مظاہر اس قوم کے سامنے آئے حضرت موسیٰؑ نے اس قوم کو اول غفلت و جہالت سے پھر فرعون کی غلامی سے نجات دلانے میں کیا کیا روح فرسا مصائب برداشت کیں، ان سب چیزوں کے بعد جب اسی قوم کو خدائی امداد و انعامات کے وعدوں کے ساتھ ملک شام پر جہاد کرنے کا حکم ملا تو ان لوگوں نے اپنی اس دناءت کا اظہار کیا اور کہنے لگے اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ۔ دنیا کا بڑے سے بڑا مصلح دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھے کہ ان حالات اور اس کے بعد قوم کی ان حرکات کا اس پر کیا اثر ہوگا۔ مگر یہاں تو اللہ تعالیٰ کے اولو العزم رسول ہیں، کہ کوہ استقامت بنے ہوئے اپنی دھن میں لگے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کردے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 104 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قوم کی مسلسل عہد شکنی اور وعدہ فراموشی سے عاجز آ کر اپنے رب کے سامنے صرف اتنا عرض کرتے ہیں اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ یعنی مجھے تو اپنی جان اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں۔ قوم عمالقہ پر جہاد کی مہم کو کس طرح سر کیا جائے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے قوم بنی اسرائیل میں سے کم از کم دو سردار یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا جنہوں نے پوری طرح حضرت موسیٰؑ کے اتباع کا ثبوت دیا تھا اور قوم کو سمجھانے اور صحیح راستہ پر لانے میں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ مسلسل کوشش کی تھی۔ اس وقت حضرت موسیٰؑ نے ان کا بھی ذکر نہیں کیا۔ بلکہ صرف اپنا اور حضرت ہارونؑ کا تذکرہ فرمایا۔ اس کا سبب وہی قوم بنی اسرائیل کی عہد شکنی اور نافرمانی تھی کہ صرف حضرت ہارونؑ بوجہ نبی و پیغمبر ہونے کے معصوم تھے۔ اور ان کا طریق حق پر قائم رہنا یقینی تھا۔ باقی یہ دونوں سردار معصوم بھی نہ تھے۔ اس انتہائی غم و غصہ کے عالم میں صرف اس کا ذکر کیا جس کا حق پر قائم رہنا یقینی تھا۔ اس اظہار کے ساتھ کہ مجھے اپنی جان اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کر دے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 104 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت موسیٰؑ نے یہ دعا فرمائی فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ یعنی ہم دونوں اور ہماری قوم کے درمیان آپ ہی فیصلہ فرما دیجئے۔ اس دعا کا حاصل حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق یہ تھا کہ یہ لوگ جس سزا کے مستحق ہیں ان کو وہ سزا دی جائے اور ہم دونوں جس صورت حال کے مستحق ہیں ہم کو وہ عطا فرمایا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اس طرح قبول فرمایا کہ ارشاد ہوا کہ (آیت) فانها محرمة علیهم تا فی الارض۔ یعنی ملک شام کی زمین ان پر چالیس سال کے لئے حرام قرار دے دیگئی۔ اب اگر وہ وہاں جانا بھی چاہیں تو نہ جاسکیں گے۔ اور پھر یہ نہیں کہ ملک شام نہ جاسکیں گے بلکہ وہ اگر اپنے وطن مصر کی طرف لوٹنا چاہیں گے تو وہاں بھی نہ جاسکیں گے بلکہ اس میدان میں ان کو نظر بند کردیا جائے گا۔

خدائے عزوجل کی سزاؤں کے لئے نہ پولیس اور نہ ان کی ہتھکڑیاں شرط ہیں اور نہ جیل خانے کی مضبوط دیواریں اور آہنی دروازے۔ بلکہ جب وہ کسی کو محصور و نظر بند کرنا چاہیں تو کھلے میدان میں بھی قید کرسکتے ہیں۔ سبب ظاہر ہے کہ ساری کائنات اسی کی مخلوق اور محکوم ہے۔ جب کائنات کو کسی کی قید کا حکم ہوجاتا ہے تو ساری ہوا اور فضا اور زمین و مکان اس کے لئے جیلر بن جاتے ہیں

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کردے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 104-105 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خاک و بادو آب و آتش بندہ اند

بامن و تو مردہ باحق زندہ اند

چناچہ یہ مختصر سا میدان جو مصر اور بیت المقدس کے درمیان ہے جس کی پیمائش حضرت مقاتل کی تفسیر کے مطابق تیس فرسخ لمبائی اور نو فرسخ چوڑائی ہے، ایک فرسخ اگر تین میل کا قرار دیا جائے تو نوے میل کے طول اور ستائیس میل کے عرض کا کل رقبہ ہوجاتا ہے، اور بعض روایات کے مطابق صرف تیس میل ضرب اٹھارہ میل کا رقبہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پوری قوم کو جس کی تعداد حضرت مقاتل کے بیان کے موافق چھ لاکھ نفوس تھی، اس مختصر سے کھلے میدانی رقبہ کے اندر اس طرح قید کردیا کہ چالیس سال مسلسل اس تگ و دو میں رہے کہ کسی طرح اس میدان سے نکل کر مصر واپس چلے جائیں، یا آگے بڑھ کر بیت المقدس پر پہنچ جائیں، مگر ہوتا یہ تھا کہ سارے دن کے سفر کے بعد جب شام ہوتی تو یہ معلوم ہوتا کہ پھر پھرا کر وہ اسی مقام پر پہنچ گئے ہیں، جہاں سے صبح چلے تھے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کر دے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف و مسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 105 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علماء تفسیر نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کسی قوم کو جو سزا دیتے ہیں وہ ان کے اعمال بد کی مناسبت سے ہوتی ہے، اس نافرمان قوم نے چونکہ یہ کلمہ بولا تھا کہ یعنی ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سزا میں چالیس سال تک کے لئے وہیں قید کردیا، تاریخی روایات اس میں مختلف ہیں، کہ اس چالیس سال کے عرصہ میں بنی اسرائیل کی موجودہ نسل جس نے نافرمانی کی تھی، سبھی فناہ ہوگئے، اور ان کی اگلی نسل باقی رہ گئی، جو اس چالیس سالہ قید سے نجات پانے کے بعد بیت المقدس میں داخل ہوئی، یا ان میں سے بھی کچھ لوگ باقی تھے، بہر حال قرآن کریم نے ایک تو یہ وعدہ کیا تھا کہ (آیت) کتب اللہ لکم۔ یعنی ملک شام بنی اسرائیل کے حصہ میں لکھ دیا ہے، وہ وعدہ پورا ہونا ضرور تھا، کہ قوم بنی اسرائیل اس ملک پر قابض و مسلط ہو، مگر بنی اسرائیل کے موجودہ افراد نے نافرمانی کرکے اس انعام خداوندی سے اعراض کیا تو ان کو یہ سزا مل گئی کہ (آیت) محرمۃ علیہم اربعین سنۃ۔ یعنی چالیس سال تک وہ ارض مقدسہ فتح کرنے سے محروم کر دئیے گئے۔ پھر ان کی نسل میں جو لوگ پیدا ہوئے ان کے ہاتھوں یہ ملک فتح ہوا، اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کردے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف و مسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 105-106 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اس وادی تیہ میں حضرت موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) بھی اپنی قوم کے ساتھ تھے مگر یہ وادی ان کے لئے قید اور سزا تھی، اور ان دونوں حضرات کے لئے نعمائے الٰہیہ کا مظہر۔

یہی وجہ ہے کہ چالیس سالہ دور جو بنی اسرائیل پر معتوب ہونے کا گزرا اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کی برکت سے طرح طرح کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا، کھلے میدان کی دھوپ سے عاجز آئے تو موسیٰؑ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ان پر بادلوں کی چھتری لگا دی، جس طرف یہ لوگ چلتے تھے بادل ان کے ساتھ ساتھ سایہ فگن ہو کر چلتے تھے، پیاس اور پانی کی قلت کی شکایت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو ایک ایسا پتھر عطا فرما دیا کہ وہ ہر جگہ ان کے ساتھ ساتھ رہتا تھا، اور جب پانی کی ضرورت ہوتی تھی، تو موسیٰؑ اپنا عصا اس پر مارتے تھے تو بارہ چشمے اس میں سے جاری ہوجاتے تھے، بھوک کی تکلیف پیش آئی تو آسمانی غذا من وسلویٰ ان پر نازل کردی گئی، رات کو اندھیرے کی شکایت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے روشنی کا ایک مینار ان کے لئے کھڑا کردیا جس کی روشنی میں یہ سب کام کاج کرتے تھے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿25﴾

بولا اے رب میرے اختیار میں نہیں مگر میری جان اور میرا بھائی سو جدائی کردے تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 106 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

غرض اس میدان تیہ میں صرف معتوب لوگ ہی نے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے دو محبوب پیغمبر اور ان کے ساتھ دو مقبول بزرگ یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا بھی تھے، ان کے طفیل میں اس قید و سزا کے زمانے میں بھی یہ انعامات ان پر ہوتے رہے، اور اللہ تعالیٰ رحیم الرحمن ہیں، ممکن ہے کہ بنی اسرائیل کے ان افراد نے بھی ان حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنے جرم سے توبہ کرلی ہو، اس کے بدلہ میں یہ انعامات ان کو مل رہے ہوں۔

صحیح روایات کے مطابق اسی چالیس سالہ دور میں اول حضرت ہارونؑ کی وفات ہوگئی اور اس کے ایک سال یا چھ مہینہ بعد حضرت موسیٰؑ کی وفات ہوگئی، ان کے بعد حضرت یوشع بن نون کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنا کر بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے مامور فرمایا، اور چالیس سالہ قید ختم ہونے کے بعد بنی اسرائیل کی باقی ماندہ قوم حضرت یوشع بن نون کی قیادت میں جہاد بیت المقدس کے لئے روانہ ہوئی، اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ملک شام ان کے ہاتھوں فتح ہوا، اور اس ملک کی ناقابل قیاس دولت ان کے ہاتھ آئی۔

Hannanah Center
An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

درس تفسیر: سورۃ المائدہ

القرآن - سورۃ نمبر 5 سورۃ المائدہ آیت نمبر 20-26

لفظ بلفظ ترجمہ اور
آسان ترجمہ قرآن
از مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

خلاصہ تفسیر
بیان القرآن
از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

معارف و مسائل
معارف القرآن
از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر 26

www.rememberallah.org

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً‌ ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿26﴾

فرمایا تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے ان پر چالیس برس سر مارتے پھریں گے ملک میں سو تو افسوس نہ کر نافرمان لوگوں پر

(اردو ترجمہ: ترجمان القرآن از شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ)

معارف ومسائل معارف القرآن جلد سوم صفحہ نمبر 106 از مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آخر آیت میں جو ارشاد فرمایا کہ (آیت) فلا تاس علی القوم الفسقین، یعنی اس نافرمان قوم پر آپ ترس نہ کھائیں، یہ اس بنا پر کہ انبیاء (علیہم السلام) اپنی طبیعت اور فطرت سے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی امت کی تکلیف و پریشانی کو برداشت نہیں کرسکتے، اگر ان کو سزا ملے تو یہ بھی اس سے مغموم و متاثر ہوا کرتے ہیں، اس لئے حضرت موسیٰؑ کو یہ تسلی دی گئی کہ آپ ان کی سزا سے دل گیر نہ ہوں۔

بحمد اللہ

سورۃ المائدہ

آیت نمبر 20-26

کا ترجمہ مع تفسیر مکمل ہوا

Hannanah Center

An Online Center for Traditional Islamic Learning and Spiritual Guidance

www.rememberallah.org